42088-کیا میت کی جانب سے حج کرنا افضل ہے یا صدقہ کرنا ؟

سوال

کیا فوت شدہ والدین کی جانب سے حج کرنا افضل ہے یا کہ میں اسے مساجد کی تعمیر اور جھاد فی سبیل اللہ میں صرف کردوں، یہ علم میں رہے کہ والدین نے فرضی حج کرلیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

والدین کے ساتھ سب سے اچھی اور بہترین نیکی اور حسن سلوک وہ ہے جس کی راہنمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، اور وہ ان کے لیے دعائے استغفار کرنا، اور والدین کے دوست واحباب کی عزت وتکریم اور ان سے حسن سلوک کرنا ہے، اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن کے ساتھ آپ کا تعلق والدین کی بنا پر ہی ہے.

جب ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کرتے ہوئے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم والدین کی موت کے بعد کیا میرے ذمہ ان کے لیے کوئی نیکی ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیتے ہوئے اسی کو بیان کیا تھا.

اور رہا مسئلہ ان کی جانب سے حج اور قربانی اور صدقہ کرنے کا تو بلاشک یہ جائز ہے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسا کرنا حرام ہے، لیکن افضل نہیں بلکہ مفضول ہے، جبکہ ان کے لیے دعاء کرنا اس سے بھی افضل ہے، آپ وہ اعمال جو اپنے والدین کے لیے کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے لیے کریں، حج اپنے لیے کریں، صدقہ اپنے لیے کریں، قربانی اپنے اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے کریں، مساجد اور جھاد فی سبیل اللہ میں اپنی جانب سے خرچ کریں.

کیونکہ ہوسکتا ہے آپ کو ان اعمال کی ضرورت ہو اور آپ بھی اس کے محتاج ہوں جس طرح والدین اس کے محتاج ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے سلسلے میں آپکی راہنمائی اس سے زیادہ نفع مند اور افضل کی طرف فرمادی ہے، کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ غائب رہا کہ آپ ان کی جانب سے حج اور صدقہ کریں ؟!

نہیں کبھی نہیں ہم ایسا عقیدہ نہیں رکھتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھول گئے اور آپ یہ غائب رہا، ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان چار اشیاء کو اختیار کرنا : ان کے لیے دعاء کرنا، اور بخشش کی دعا کرنا، والدین کے دوست واحباب کی عزت وتکریم کرنا اور صلہ رحمی کرنا ہی اصل اور حقیقی نیکی ہے، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

"جب انسان کو موت آجاتی ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے، لیکن تین قسم کے علم جاری رہتے ہیں : صدقہ جاریہ، یا کوئی نفع مند علم، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعاء کرتی رہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ : یا نیک بچہ اس کی جانب سے صدقہ کرتا رہے، یا اس کی جانب سے قربانی کرتا ہو، یا اس کی جانب سے حج کرے، یا اس کی جانب سے روزہ رکھے، حالانکہ حدیث تو اعمال کے متعلق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے لیے ان اعمال کرنے کی بجائے دعاء کرنے کا حکم دیا، اور ہم گواہی دیتے ہیں اور ہمیں یقینی علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی افضل چیز کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز کی طرف نہیں جاتے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سے زیادہ علم رکھنے والے، اور سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے ہیں، اس لیے اگر صدقہ یا قربانی یا نماز یا حج مشروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی راہنمائی فرماتے.

میں کہتا ہوں: اس طرح کے مسائل میں جس میں عام لوگ افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو اختیار کرنے کے راستے پر چل نکلیں تو طالب علم کو یہ بیان کرنا اور اس کی وضاحت کرنی چاہیے، اور وہ یہ کہے:

مجھے ایک نص ایسی پیش کرو جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو کہ انسان اپنے فوت شدہ والدین کے لیے نفلی روزے یا صدقہ کرے، کبھی بھی ایسی کوئی نص نہیں مل سکتی، لیکن نبی کریمص صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے گا"

تو اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میت کی جانب سے ہم فرضی روزے رکھیں گے، لیکن نفلی روزہ کبھی بھی نہیں، آپ ساری سنت کے اوراق پلٹ کر دیکھیں کہ کیا شروع سے لیکر آخر تک آپ کو یہ ملتا ہے کہ کہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہو کہ انسان اپنے والدین کی جانب سے صدقہ کرے، یا پھر والدین کی جانب سے نفلی روزے رکھے، یا نفلی حج کرے، یا پھر رفاہ عامہ کے لیے اپنے والدین کی جانب سے کچھ رقم خرچ کرے؟

نہیں کبھی بھی نہیں ایسا کوئی حکم نہیں ملتا، انتہائی یہ ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اقرار کیا اور کسی چیز کا اقرار اس کی مشروعیت نہیں، جب سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا باغ والدہ کی جانب سے صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں"

اور اسی طرح ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میری والدہ کو اچانک موت آ گئی میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی، تو کیا میں اس کی جانب سے صدقہ کروں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں"

لیکن کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے لیے نفلی کام کر کے اسے اپنے فوت شدگان کے لیے کریں؟

یہ نہیں ملتا، اور اگر کسی شخص کو ایسی کوئی دلیل ملے تو وہ ہمیں بھی اس کا تحفہ ضروری دے، لیکن صرف واجب چیز تو ملتی ہے، اور واجب پر عمل کرنا ضروری ہے" انتہی.